اسلام کے دو خطرناک ترین دشمن امیہ بن ابی الصلت اور سلام بن ابی الحقیق قتل کیے گئے۔

حضرت علیؓ نے فدک میں جہاد کیا، جو لڑائی کے بغیر فتح ہو گیا۔

عیینہ بن حصن فزاری کے ساتھ معاہدہ طے پایا۔

خواتین کے لیے نامحرم لوگوں سے پردہ کرنے کا حکم آیا۔

غزوہ بنی لحیان پیش آیا۔غزوہ ذي قرد واقع ہوا۔

غزوہ مریسیع یا بنی المصطلق واقع ہوا۔

۲۰ سالہ حضرت جویریہؓ بنت الحارث سے نکاح ہوا۔

حضرت عائشہؓ کے بارے میں واقعہ افک پیش آیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت فرمائی۔

ذوالقعدہ میں عمرہ کرتے ہوئے خواب دیکھ کر ۱۴۰۰ اصحابہ کرامؓ کو لے کر عمرہ کے لیے روانہ ہو گئے۔

حدیبیہ پہنچ کر قریش والوں نے مکہ آنے کی اجازت نہ دی۔حضرت عثمان بن عفانؓ کو سفارت کے لیے بھیجا۔

بین الاقوامی آداب کے خلاف سفیر کے قتل کی خبر سن کر صحابہ کرامؓ سے درخت کے نیچے ''بیعت رضوان'' لی۔

سہیل بن عمرو کے ذریعے صلح حدیبیہ طے پایا: مسلمان ابھی واپس جائیں گے، آئندہ سال آ کر تین دن رہیں گے، مکہ سے مسلمان ہو کر جانے والوں کو واپس بھیجا جائے گا، مدینہ سے کوئی مرتد ہو کر آئے تو واپس نہیں کیا جائے گا۔ دس سال تک باہم امن کے ساتھ رہیں گے۔دیگر قبائل بھی کسی فریق کے حلیف بن سکتے ہیں۔

معاہدہ طے پانے کے بعد حضرت ابو جندلؓ زنجیروں میں گھسٹتا ہوا آیا اور اہل اسلام نے دلوں پر پتھر رکھ کر معاہدے کی پاسداری میں انہیں واپس کر دیا۔سورۃ الفتح نازل ہوئی۔

سریہ محمد بن مسلمہؓ قرطاء کی جانب مہم پر روانہ ہوا۔سریہ زید بن حارثہؓ عیص کی طرف چل پڑا۔

حضرت ابو جندلؓ اور اس کے ساتھیوں نے مدینہ میں اجازت نہ پا کر ساحل سمندر پر ڈیرہ ڈالا اور قریشی قافلوں پر گوریلا کارروائی شروع کر دی۔آخر قریش کے مطالبے پر انہیں مدینہ میں پر امن طور پر رہنے کی اجازت مل گئی۔

سریہ جیش خبط نے یمامہ کے سردار ثمامة بن أثال ؓ کو گرفتار کر کے لایا۔تین دن بعد وہ مسلمان ہوا اور قریش کے خلاف اقتصادی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔

مسلمانوں کو مشرکہ خواتین کے ساتھ نکاح سے منع کیا گیا۔

عقیدۂ ختم نبوت (2)

حضرت مسیح ﷺ کی حیات سماوی

حافظ محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی　　　　تقدیم وتلخیص: ابومحمد

پانچویں شہادت: ﴿اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ﴾[آل عمران ۵۵] ''وہ وقت قابل ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے عیسیٰ ﷺ! یقیناً میں آپ کو پورا پورا اٹھانے والا ہوں اور اپنی طرف بلند فرمانے والا ہوں، اور آپ کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا۔ اور جن لوگوں نے آپ کی اطاعت کی' انہیں روز قیامت تک کفر کرنے والوں سے بلندی عطا فرمانے والا ہوں۔''

اس آیت کریمہ میں ''تَوَفّٰی یَتَوَفّٰی'' **پورا اٹھانے** اور **دشمنوں کے دسترس سے مکمل بچالینے** کے معنی میں آیا ہے۔ ہر جگہ سیاق وسباق، نصوصِ شریعت اور تاریخی حقائق کی روشنی میں مفہوم متعین ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) ﴿اَصْحٰبُ النَّارِ﴾ سے ہر جگہ **دوزخی لوگ** مراد ہیں، سورۃ المدثر میں: ''**جہنم کے داروغے**''۔

(۲) ﴿بَعْل﴾ ہر جگہ **شوہر** کو کہا گیا ہے، سورۃ الصافات میں **ایک بت کا نام** ہے۔

(۳) ''عود، عادۃ'' اکثر جگہ **تکرارِ فعل** کا معنی دیتا ہے، ﴿ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا﴾ [المجادلۃ] میں رجوع اور **توبہ کرنے** کے معنی میں ہے۔

(۴) ﴿رَیْب﴾ سب مقامات پر **شک** کا معنی دیتا ہے، ﴿رَیْبَ الْمَنُوْنِ﴾[الطور] میں **حوادثِ زمانہ** مراد ہے۔

(۵) ﴿اَلْبُرُوْج﴾ ہر جگہ **ستاروں** کے معنی میں آیا ہے، ﴿بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ﴾[النساء] میں **اونچے محل** مراد ہیں۔

امام طبریؒ: وأولیٰ ھذہ الأقوالِ بالصحۃِ عندنا قولُ مَن قال: معنی ذلکَ إني قابِضُکَ مِنَ الأرضِ ورَافِعُکَ إليَّ، لتَواتُرِ الأخبارِ عن رسولِ اللہ ﷺ أنہ قال: ''ینزلُ عیسی بنُ مریمَ ﷺ فیقتلُ الدَّجّالَ ثم یمکثُ فی الأرضِ'' مدۃً ذکرَھا، اختلفتِ الروایاتُ في مبلغِھا ''ثمَّ یموتُ فیصَلِّي علیہِ المسلمُونَ ویدفِنونَہ.''[جامع البیان في تأویل آي القرآن]

واو ترتیب کے لیے نہیں ہے۔ [علم النحو، أصول الفقه، علم البلاغة] دیکھیے: ﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○﴾ [النحل ٧٨] رضی شرح کافیہ میں ہے: ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ﴾ [البقرة ٥٨] ﴿وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾ [الأعراف ١٦١] اگر واو ترتیب کے معنے میں ہوتا تو اس مثال کی رو سے (نعوذ باللہ) قرآن مجید میں تضاد لازم آتا۔

قال الرازيؒ: واعلمْ أنهُ تعالىٰ لما ذكرَ عقيبَ ما شرحَ أنهُ وصلَ إلى عيسٰى علیہ السلام أنواعٌ كثيرةٌ مِنَ البلاءِ والمحنةِ أنـهُ رَفَـعَـهُ إليهِ. دلَّ ذلكَ أنَّ رَفْـعَـهُ إليهِ أعظمُ في بابِ الثَّوابِ مِنَ الجنَّةِ ومِن كلِّ ما فِيها مِن اللذاتِ الجِسْمانِيَّةِ. وهذهِ الآيةُ تفتحُ عليكَ بابَ معرفةِ السعاداتِ الروحانيةِ.

گیارہویں شہادت: ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○﴾ [الزخرف ٦١] ''اور بلاشک وشبہ آپ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں، پس تم لوگ اس بارے میں ہرگز شک میں نہ پڑو اور میری اطاعت کرو، یہی بالکل سیدھی راہ ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آپ علیہ السلام کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ [الطبري] اس آیت سے **رفع، نزول** اور **تاحال حیات** ثابت ہوتا ہے۔ یعنی نزولِ عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے۔

سوال: ﴿اِنَّهٗ﴾ ضمیر کے مرجع میں اختلاف ہے۔

جواب: (۱) اس آیت سے پہلے اور بعد میں ﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا﴾ [٥٧]، ﴿وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ﴾ [٦٣] آیا ہے۔ سابقاً ولاحقاً ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ہے۔

(۲) ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو مالک، مجاہدؒ اور ضحاکؒ نے کہا ہے: الضميرُ لعيسٰى علیہ السلام۔ [إعراب القرآن للنحاس ت:٣٣٨هـ ١١٧/٤] لہٰذا یہی قول صحیح ہے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ''نزول'' کہاں سے نکالا؟

جواب: ''نزولِ عیسیٰ علیہ السلام'' کی ایک حدیث: عن عبدالله ابن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: لـمّا أسري